

3 ایس۔سی۔ آر سپریم کورٹ رپورٹس 1965

جانکی رام بہادر رام

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس، کلکتہ

31 مارچ 1965

کے۔ سباراؤ، جے۔ سی۔ شاہ اور ایس۔ ایم۔ سیکری، جسٹسز
انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922)، دفعہ 10 - کسی دوسرے کاروبار کی
خریداری - فروخت - منافع - اگر قابل ٹیکس ہو۔

ٹیکس دہندگان جو لوہے کے سکریپ اور ہارڈ ویئر کا کاروبار کر رہے تھے انہوں نے جوٹ پریس خریدا
تھا اور اسے منافع پر فروخت کیا تھا۔ انکم ٹیکس افسر اس فروخت سے حاصل ہونے والے منافع کو ٹیکس دہندگان
کے ہاتھوں میں لے آیا۔ اپیلٹ ٹریبونل نے حکم میں ترمیم کی اور کل آمدنی کو کم کر دیا۔ ٹیکس دہندگان کے کہنے
پر ٹریبونل نے ہائی کورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے یہ سوال اٹھایا کہ کیا ٹیکس دہندگان کو پٹن پریس کی فروخت کے
نتیجے میں حاصل ہونے والی اضافی رقم تجارت کی نوعیت کے اشتہاری منصوبے کی وجہ سے حاصل ہوئی تھی اور
اس لیے وہ ٹیکس کی ذمہ دار ہے۔ ہائی کورٹ نے اس سوال کا مثبت جواب دیا۔ اپیل میں؛
سوال کا جواب نفی میں دیا جانا چاہیے۔

یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ ٹیکس دہندہ نے جائیداد خریدتے وقت منافع بخش سودا کیا تھا اور مزید یہ کہ
جب اس نے جائیداد خریدی تھی تو اس کی جائیداد فروخت کرنے کی خواہش تھی، اگر کوئی موافق پیشکش سامنے آ
رہی تھی، تو یہ کسی دوسرے حالات کے بغیر نہیں ہو سکتا ہے، اس نتیجے کا جواز پیش کرتا ہے کہ ٹیکس دہندہ نے
جائیداد خرید کر تجارت کی نوعیت میں ایک کاروبار شروع کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ (610A-609H)

لین دین میں داخل ہونے میں منافع کا مقصد کوئی فیصلہ کن نہیں ہے، کیونکہ، سرمائے میں اضافہ قابل
ٹیکس آمدنی نہیں بن جاتا ہے، صرف اس وجہ سے کہ ایک اثاثہ اس توقع میں حاصل کیا گیا تھا کہ اسے منافع پر
فروخت کیا جاسکتا ہے۔ (608F)

ٹیکس دہندگان کے ذریعہ جائیداد کی خریداری ایک الگ تھلگ لین دین تھا جس کا ٹیکس دہندہ کے

کاروبار سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ (608 جی)

کیس قانون کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی ایبیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1964 کی دیوانی اپیل نمبر 308۔

کلکتہ ہائی کورٹ کے 10 ستمبر 1962 کے فیصلے اور حکم نامے سے 1957 کے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر

115 میں خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کی گئی۔

اپیل گزار کی طرف سے اے۔ وی۔ وشوناتھ شاستری، بی۔ سین۔ گپتا اور پی۔ کے۔ گھوش۔

مدعا علیہ کی طرف سے این۔ ڈی۔ کارخانیں اور آر۔ این۔ سچتھی۔

عدالت کا فیصلہ کس نے سنایا

شاہ، جسٹس۔ درخواست گزار ایک ہندو غیر منقسم خاندان ہے اور لوہے کے سکریپ اور ہارڈ ویئر میں

ڈیلر کے طور پر کاروبار کرتا ہے۔ میسر ہو رے ملر اور کمپنی لمیٹڈ، جسے بعد میں کمپنی کہا جاتا تھا۔ کمپنی کی زمین کے

ایک ٹکڑے پر قائم جوٹ دبانے والی فیکٹری کے مالک تھے۔ اس زمین سے متصل زمین کے دو ٹکڑے تھے:

ایک لیز ہولڈ تھا، اور دوسرا کمپنی کے پاس مغربی بنگال کی حکومت سے لائسنس یافتہ کے طور پر تھا۔ 21 جنوری

1941 کو کمپنی نے رام ناتھ باجوریا نامی شخص کو 10 جنوری 1941 سے کمپنی کی ملکیت والی زمین پر کھڑی

مشینری کے ساتھ جوٹ دبانے والی فیکٹری کو دس ماہ کے لئے لیز پر دے دیا۔ رام ناتھ باجوریا لیز کی مدت ختم

ہونے کے بعد اس احاطے کو خالی کرنے اور اس کا قبضہ فراہم کرنے میں ناکام رہے۔ اور کمپنی نے اس کے

خلاف مقدمہ دائر کیا۔

31 اکتوبر 1942 کے ایک معاہدے کے ذریعے درخواست گزار نے فیکٹری اور احاطے میں کمپنی

کے تمام حقوق 2,45,000 روپے میں خریدنے پر اتفاق کیا۔ 14 نومبر 1942ء کو کمپنی نے درخواست

گزار کو جائیداد کا قبضہ دے دیا جو رام ناتھ باجوریا کو لیز کے تحت ختم ہونے والی فیکٹری اور لیز میں شامل

مشینری کو فروخت کرنے، بچانے اور چھوڑنے پر رضامندی ظاہر کی گئی تھی۔ 26 فروری 1943 کو کمپنی نے

درخواست گزار کے حق میں ایک درخواست پر عمل درآمد کیا جس میں فیکٹری اور احاطے کے احاطے کو مطلع کیا

گیا تھا۔

12 جون 1943 کو درخواست گزار نے رانا دپرساد ساہا نامی ایک شخص کو کمپنی سے خریدی گئی

جائیداد 4,73,364/3/6 روپے میں فروخت کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ 10 اگست 1943 کو کمپنی کی

طرف سے رام ناتھ باجوریا کے خلاف دائر مقدمے میں اپیل کنندہ کو مدعی کے طور پر تبدیل کیا گیا، اور فیکٹری

کے احاطے کا قبضہ حاصل کر لیا۔ 30 ستمبر 1943 کے ایک دستاویز کے ذریعہ درخواست گزار نے رانا داس پر ساد ساہا کو فیکٹری اور اس کے احاطے کے بارے میں بتایا اور اس کا قبضہ دے دیا۔ نقل و حمل کے دستاویز میں فروخت کی گئی جائیداد کو تین الگ الگ شیڈول میں بیان کیا گیا تھا۔ شیڈول 1۔ پریس ہاؤس، دفتر، رہائشی عمارتیں اور کمپنی کی ملکیت والی زمین پر تین گودام: شیڈول 2۔ کالی باری گودام کے نام سے مشہور گودام کے ساتھ لیز ہولڈر زمین: شیڈول 3۔ مغربی بنگال کی حکومت سے کمپنی کے ذریعہ لائسنس یافتہ زمین پر دو گودام۔

کلکتہ کے ضلع (1) II کے انکم ٹیکس افسر نے درخواست گزار کے ہاتھ میں 2,24,864 روپے کا ٹیکس عائد کیا جو رانا داس پر ساد ساہا کو جائیداد کی فروخت سے حاصل ہونے والا منافع تھا۔ انکم ٹیکس ایپیلٹ ٹریبونل نے اس حکم میں جزوی طور پر ترمیم کی اور کل آمدنی میں، 7000 روپے کی کمی کی۔ اس کے بعد ٹریبونل نے کیس کا بیان تیار کیا اور مندرجہ ذیل سوال کو کلکتہ ہائی کورٹ کو بھیج دیا:

کیا حقائق اور معاملے کے حالات کو دیکھتے ہوئے ٹریبونل کا یہ کہنا درست تھا کہ ایپیلٹ آرڈر میں مذکور جوٹ پریس کی فروخت کے نتیجے میں ٹیکس دہندگان کو ملنے والے 2,35,211 روپے کا سرپلس تجارت کی نوعیت میں ایک مہم جوئی کی وجہ سے پیدا ہوا تھا اور اس لئے ٹیکس کے طور پر درست اندازہ لگایا گیا تھا؟ ہائی کورٹ نے اس سوال کا جواب ہاں میں دیا۔ اس عدالت کی طرف سے دی گئی خصوصی اجازت کے ساتھ، ایپل کنندہ نے اس عدالت میں اپیل کی ہے۔

اس وقت کیپٹل گین پر ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا تھا، اور صرف ایک ہی سوال کا تعین کیا جانا باقی ہے کہ کیا درخواست گزار نے رانا داس پر ساد ساہا کو جائیداد فروخت کر کے حاصل ہونے والا منافع انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت قابل ٹیکس تھا۔ ٹریبونل نے مندرجہ ذیل حقائق کو ثابت پایا:

درخواست گزار لوہے کے سکریپ اور ہارڈ ویئر کا کاروبار کر رہا تھا اور اس نے کبھی بھی جوٹ یا جوٹ دبانے میں کوئی کاروبار نہیں کیا۔ جس وقت جوٹ پریس کی خریداری کی گئی تھی، اس وقت ایپل کنندہ نے کلکتہ شہر میں غیر معمولی حالات کی وجہ سے لوہے کے سکریپ اور ہارڈ ویئر میں اپنا کاروبار بند کر دیا تھا۔ درخواست گزار نے جوٹ پریس اور اس کے احاطے کو ہائی کورٹ میں زیر التوا مقدمہ کے تحت خریدا، کچھ مرمت کی اور فیکٹری کو چلچلانی کی حالت میں رکھا، لیکن جوٹ دبانے کے کاروبار کو شروع کرنے یا منظم کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی، اور اس کی یہ دلیل درست نہیں تھی کہ وہ پریس میں کام کرنے کے لئے مزدور حاصل کرنے کے قابل نہیں تھا۔ فیکٹری خریدنے کے فوراً بعد درخواست گزار کو رانا داس پر ساد ساہا کی جانب سے فیکٹری خریدنے کی پیش کش موصول ہوئی اور اس نے فوری طور پر اسے فروخت کرنے کی پیشکش قبول کر لی۔

ٹریبونل کی نظر میں ان حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ نے قانونی چارہ جوئی کے تحت جوٹ پریس خریدی تھی، جس کا واحد مقصد جلد از جلد منافع پر دوبارہ فروخت کرنا تھا، اور اس وجہ سے یہ تجارتی منصوبہ کی نوعیت میں تھا۔ ہائی کورٹ نے اس نقطہ نظر سے کافی حد تک اتفاق کیا۔

انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 10 ٹیکس دہندگان کے کاروبار، پیشے یا پیشے کے منافع اور منافع کو قابل ٹیکس بناتی ہے۔ دفعہ (4) 2 میں "کاروبار" کی تعریف "کسی بھی تجارت، تجارت، یا مینوفیکچرنگ یا تجارت، تجارت یا مینوفیکچرنگ کی نوعیت میں کسی بھی مہم جوئی یا تشویش" کے طور پر کی گئی ہے۔ یہ عام بنیاد ہے کہ فیکٹری اور احاطے کی خرید و فروخت کا لین دین ایک الگ تھلگ کاروبار تھا۔ مادی واقعات کی ترتیب کو دہرانے کے لئے: اپیل کنندہ نے 31 اکتوبر 1942 کو کلکتہ ہائی کورٹ میں زیر التوا مقدمے کے تحت کمپنی سے جوٹ پریس خریدنے پر اتفاق کیا: کرایہ دار کے قبضے میں موجود احاطے کے علاوہ جائیداد کا قبضہ 14 نومبر 1942 کو حاصل کیا گیا تھا اور فروخت کا دستاویز 26 فروری 1943 کو حاصل کیا گیا تھا: 12 جون 1943 کو اپیل کنندہ نے راناڈا پرساد ساہا کو پریس فروخت کرنے پر اتفاق کیا: 10 اگست 1943 کو درخواست گزار کو کمپنی کی طرف سے رام ناتھ باجوریا کے خلاف دائر مقدمے میں مدعی کے طور پر تبدیل کیا گیا، اور متوفی احاطے کا قبضہ حاصل کرنے کے بعد اپیل کنندہ نے 30 ستمبر 1943 کو جائیداد کی اطلاع دینے والے ایک فروخت نامہ پر عمل درآمد کیا اور راناڈا پرساد ساہا کو قبضہ دے دیا۔ کیا یہ حقائق اس معاملے کو ظاہر کرتے ہیں کہ لین دین تجارت کی نوعیت میں ایک مہم جوئی تھی؟

یہ ریونیو پر منحصر ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ لین دین میں حاصل ہونے والا منافع ٹیکس کی شق کے اندر ہے اور اس پر آمدنی کے طور پر ٹیکس عائد کیا جاسکتا ہے۔ ٹرانزیکشن کی نوعیت کا تعین ان تمام حقائق اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا جانا چاہئے جو انکم ٹیکس حکام کے ریکارڈ پر لائے جاتے ہیں۔ اس عدالت کی طرف سے لگاتار یہ کہا گیا ہے کہ یہ سوال کہ آیا لین دین میں منافع تجارت کی نوعیت میں کسی مہم جوئی سے پیدا ہوا ہے، قانون اور حقیقت کا ملا جلا سوال ہے: جی ویٹنکلسوامی نائیڈو اور کمپنی بنام انکم ٹیکس کمشنر دیکھیں جس معاملے میں اس عدالت نے کہا کہ ایکٹ کی دفعہ 2 کی ذیلی دفعہ (4) میں "تجارت کی نوعیت میں مہم جوئی" کا اظہار مہم جوئی میں کچھ عناصر کی موجودگی کی نشاندہی کرتا ہے جو قانون میں اسے تجارت یا کاروبار کے کردار کے ساتھ سرمایہ کاری کرے گا اور ٹریبونل اس سوال پر غور کرتے ہوئے کہ آیا لین دین تجارت کی نوعیت میں ایک مہم جوئی ہے یا نہیں، حقائق پر اپنے حتمی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے، تجارت یا کاروبار کے تصور سے وابستہ قانونی تقاضوں کو پورا کرنا ہوگا۔ اس طرح کا سوال مخلوط قانون اور حقائق میں سے ایک ہے اور اس پر ٹریبونل کا فیصلہ ایکٹ کی

دفعہ (1) 66 کے تحت غور کے لئے کھلا ہے۔ سروج کمار محمد اربنام انکم ٹیکس کمشنر، مغربی بنگال کو بھی دیکھیں۔

کمشنر اور ٹیکس دہندگان کے متعلقہ دلائل کی حمایت میں بار میں بڑی تعداد میں مقدمات کا حوالہ دیا گیا۔ اسی معاملے کے فیصلوں کے اقتباسات کو اکثر متعلقہ تنازعات کی حمایت کا دعویٰ کرتے ہوئے حوالہ دیا جاتا تھا۔ متعلقہ حقائق کی روشنی میں کیے گئے مشاہدات کے تفصیلی تجزیے اور جائزے سے کوئی مفید مقصد حاصل نہیں ہوگا، کیونکہ کسی ایک حقیقت کی فیصلہ کن اہمیت نہیں ہے، اور یہ سوال کہ آیا لین دین تجارت کی نوعیت میں ایک مہم جوئی ہے، ریکارڈ پر لائے گئے تمام متعلقہ مواد کے اجتماعی اثر پر منحصر ہونا چاہئے۔ لیکن عام معیار یہ ظاہر کرتا ہے کہ کچھ حقائق دوسرے حقائق کے تناظر میں غالب اہمیت رکھتے ہیں، فیصلہ شدہ مقدمات میں اپنایا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی لین دین اس کاروبار سے متعلق ہے جو عام طور پر ٹیکس دہندہ کے ذریعہ کیا جاتا ہے، اگرچہ اس کا براہ راست حصہ نہیں ہے، تو تجارت کی نوعیت میں مہم جوئی شروع کرنے کا ارادہ آسانی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جہاں کسی چیز کو خریدا اور ذیلی تقسیم کیا جاتا ہے، تبدیل کیا جاتا ہے، یا مرمت کی جاتی ہے اور فروخت کی جاتی ہے، یا اسے کسی دوسری چیز میں تبدیل کیا جاتا ہے اور پھر فروخت کیا جاتا ہے۔ خریداری کے لین دین کی وسعت، اجناس کی نوعیت، ذیلی لین دین اور نمٹانے کا طریقہ ایسا ہو سکتا ہے کہ لین دین پر تجارتی منصوبے کے کردار پر مہر لگائی جاسکے: مثال کے طور پر، ایک شخص جو بڑی مقدار میں ہوائی جہاز خریدنے اور اسے مختلف لائسنس میں فروخت کرتا ہے، اور فروخت کرنے کے مقصد کے لئے ایک اشتہاری مہم شروع کرتا ہے، دفاتر کرائے پر دیتا ہے، ایک ایڈورٹائزنگ مینیجر، ایک لینن ماہر اور کلرکوں کا عملہ لگاتا ہے، عام طور پر ایک تاجر کے ذریعہ استعمال ہونے والی اکاؤنٹ بکس کی دیکھ بھال کرتا ہے، اور ایک علیحدہ بینکنگ اکاؤنٹ کے ذریعے لینن کے سلسلے میں رسیدیں اور ادائیگیاں پاس کرتا ہے: مارٹن بنام لوری: ایک شخص جو قرض دینے کا کاروبار کرتا ہے وہ بہت سستے میں ٹوائٹ پیپر کی ایک بڑی مقدار خریدتا ہے اور اس کے بعد تھوڑے ہی عرصے میں پوری کھیپ کافی منافع پر فروخت کرتا ہے: روٹیج بنام کمشنر آف ان لینڈ ریونیو ایک شخص اگرچہ شراب اور اسپرٹ کی تجارت کا کوئی خاص علم نہیں رکھتا ہے، لیکن وہ سکی کی ایک بڑی مقدار خریدتا ہے اور اسے کافی منافع پر فراہم کیے بغیر فروخت کرتا ہے: کمشنر آف ان لینڈ ریونیو بنام فریزر کو دیگر حالات کے ساتھ مل کر اجناس کی نوعیت اور لین دین کی حد کے لحاظ سے سمجھا جاسکتا ہے، جو تجارت کی نوعیت میں ایک مہم جوئی کر رہا ہے۔ یہ تجارتی اجناس کے معاملے ہیں۔ لیکن زمین کی خریداری کے لین دین کو تجارت کی نوعیت میں اس سے زیادہ کے بغیر نہیں مانا جاسکتا ہے۔ ایک کمپنی کا ڈائریکٹر گودام والے کے کاروبار کو جاری رکھتا ہے جو دوبارہ فروخت کرنے کے مقصد سے متعدد مکانات خریدتا

ہے، اور خریداری کے کچھ سال بعد منافع پر انہیں فروخت کرتا ہے: کمشنر آف ان لینڈ ریونیوز بنام رین ہولڈ: ایک شخص جو انجینئرنگ ورکس سمیت مختلف شعبوں میں کاروبار کر رہا ہے، زمین خرید رہا ہے جو حکومت کے ذریعہ طلب کی جا رہی تھی، وہاں فروخت کے لئے بات چیت کر رہا ہے۔ زمین کے حصول سے پہلے، اور زمین چھوڑنے کے بعد اسے فروخت کرنا: سرون کمار محمودار بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، مغربی بنگال اور حاصل کرنے کے لئے ایک سنڈیکیٹ تشکیل دیا گیا، منافع کمانے کے مقصد سے رپڑ کی جائیداد پر ایک اختیار، اور جائیداد کو حاصل کرنے کے لئے بہت چھوٹا پایا گیا اور دونوں جاگیروں کو منافع پر فروخت کیا گیا: لیمنگ بنام جونز کو تجارت کی نوعیت میں ایک کاروبار شروع کرنے کے طور پر نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔ یہ ایسے معاملات ہیں جن میں خریدی اور فروخت کی جانے والی چیز عام طور پر تجارتی نہیں ہوتی ہے، اور اجناس کے ساتھ لین دین کا طریقہ ٹریڈنگ و پیپر کے طور پر لین دین پر مہر نہیں لگاتا ہے۔

ان معاملات کے تجزیے سے اس بات پر زور دیا جاسکتا ہے کہ لین دین میں نفع کا مقصد فیصلہ کن نہیں ہے، کیونکہ، سرمائے میں اضافہ قابل ٹیکس آمدنی نہیں بن جاتا ہے، صرف اس وجہ سے کہ ایک اثاثہ اس توقع میں حاصل کیا گیا تھا کہ اسے منافع پر فروخت کیا جاسکتا ہے۔

اپیل کنندہ کے ذریعہ جائیداد کی خریداری ایک الگ تھلگ لین دین تھا جس کا اپیل کنندہ کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ٹریبونل اور ہائی کورٹ نے ہمارے فیصلے میں یہ کہتے ہوئے غلطی کی تھی کہ کمپنی کا حق شیڈول 2 اور شیڈول 3 جائیدادوں میں درخواست گزار کو فروخت نہیں کیا گیا تھا۔ شیڈول 2 کی زمین لیز ہولڈ تھی اور اس پر ایک گودام تعمیر کیا گیا تھا اور شیڈول 3 کی زمین کو لائسنس یافتہ کے طور پر رکھا گیا تھا اور اس پر دو گودام کھڑے تھے۔ درخواست گزار کو کمپنی کی جانب سے فراہم کی جانے والی رقم ریکارڈ پر نہیں ہے، لیکن 30 ستمبر 1943 کے ڈیڈ میں دی گئی تفصیلات سے یقینی طور پر اشارہ ملتا ہے کہ کمپنی کے حقوق بغیر کسی تحفظات کے درخواست گزار نے خریدے تھے، اور اپیل کنندہ نے شیڈول 1، 2 اور 3 میں جائیدادوں میں اپنے تمام حقوق بغیر کسی تحفظات کے فروخت کر دیے تھے۔ یہ سچ ہے کہ درخواست گزار نے فیکٹری کو کام کرنے کی حالت میں ڈال دیا تھا، لیکن اس نے جوٹ دبانے کا کاروبار نہیں کیا تھا، فیکٹری میں کام کرنے کا لائسنس حاصل نہیں کیا تھا، جوٹ دبانے کے آرڈر حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی تھی، اور مزدوروں کو کام پر نہیں رکھا تھا۔ درخواست گزار کا یہ دعویٰ قبول نہیں کیا گیا کہ ایسا اس لیے نہیں کیا گیا کیونکہ اپیل کنندہ مزدوروں کو محفوظ نہیں رکھ سکا۔ لیکن یہ فیصلہ کن صورت حال نہیں ہے۔ فیکٹری لیز دار رام ناتھ باجوریا کے قبضے میں تھی اور 10 اگست 1943 کے بعد قبضہ حاصل کیا گیا تھا۔ لیکن 10 اگست سے پہلے درخواست گزار نے رانا ڈاڈا پر سادساہا کے حق میں

فروخت کا معاہدہ کیا۔ واقعات کی ترتیب کی روشنی میں، یہ نتیجہ اخذ کرنا ضروری نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کا جوٹ دبانے کا کاروبار شروع کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ یہاں تک کہ اگر اس نتیجے کو عدالت پر پابند سمجھا جائے تو یہ فرض نہیں کیا جاسکتا ہے کہ اپیل کنندہ کا واحد ارادہ تجارت کی نوعیت میں ایک کاروبار شروع کرنا تھا۔ جائیداد کی فروخت سے منافع کی توقع اور منافع کی وصولی کے علاوہ، اس ارادے سے متعلق کوئی ثبوت نہیں ہے جس کے ساتھ جائیداد خریدی گئی تھی۔

30 ستمبر 1943ء کے معاہدے میں تیسرے شیڈول میں بیان کردہ زمین پر کھڑے گوداموں اور ڈھانچوں کے مواد کا حصہ ہونے کی وجہ سے "جوئسٹ، گرڈرز، فیبریک پیڈسٹیل، سی آئی چھتیں، بولٹ، میوے، ہک اور چھت کے تختے" کی ترسیل کا حوالہ ملتا ہے۔ عرضی میں کہا گیا تھا کہ فیکٹری اور احاطے کو خریدنے کے بعد اپیل کنندہ نے شیڈول 3 کی زمین کے کچھ گوداموں کو منہدم کر دیا اور اس مواد کو سکریپ کے طور پر فروخت کر دیا۔ یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ اگر یہ کاروبار کا حصہ نہیں ہے تو یہ اپیل کنندہ کے عام کاروبار کی طرح ایک منصوبہ ہے۔ لیکن ریکارڈ پر اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ شیڈول 3 اراضی پر اصل میں کتنے گودام کھڑے تھے۔ 30 ستمبر 1943ء کے سیل ڈیڈ میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ کمپنی کے پاس لائسنس یافتہ زمین پر اسٹیل فریم پر دو گودام تھے اور ان کا قبضہ خریدار رانا پراساد ساہا کو دیا گیا تھا۔ ان گوداموں کے علاوہ شیڈول 1 میں بیان کردہ زمین پر تین گودام اور شیڈول ٹو میں بیان کردہ زمین پر ایک گودام تھا۔ یہ دعویٰ نہیں کیا جاتا ہے کہ یہ گودام پٹسن دبانے کے کاروبار کو جاری رکھنے کے لئے ناکافی تھے: اور نہ ہی اس بات کا کوئی ثبوت ہے کہ جن گوداموں یا گوداموں کو مسما کر کیا گیا تھا وہ قابل خدمت حالت میں تھے۔ صرف ایک حقیقت جو ثابت کی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ درخواست گزار نے ایک گودام یا گودام کو مسما کر دیا تھا اور یہ مواد 30 ستمبر 1943ء کے ڈیڈ کے تحت فروخت کی گئی جائیداد کے حصے کے طور پر فروخت کیا گیا تھا۔ اس صورت حال سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا کہ پوری جائیداد کو مسما کرنے اور سکریپ کے طور پر ٹھکانے لگانے کے ارادے سے خرید گیا تھا۔

یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ درخواست گزار نے جائیداد خریدتے وقت منافع بخش سودا کیا تھا، اور مزید یہ کہ اپیل کنندہ نے جائیداد خریدتے وقت جائیداد فروخت کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی، اگر کوئی موافق پیشکش سامنے آ رہی تھی تو یہ دیگر حالات کے بغیر اس نتیجے کا جواز پیش نہیں کر سکتے ہیں کہ اپیل کنندہ نے جائیداد خرید کر تجارت کی نوعیت میں کاروبار شروع کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ جائیداد خریدنے کے لئے پیشکش طلب کرنے والے اشتہار کی عدم موجودگی، اور اپیل کنندہ اور رانا پراساد ساہا کے درمیان فروخت کے لئے بات چیت میں بروکرز کی غیر موجودگی، ایسے حالات ہیں جن سے کوئی مثبت نتیجہ نہیں نکلتا ہے۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے کچھ بھی

نہیں ہے کہ اپیل کنندہ جائیداد کو کسی دوسرے استعمال میں تبدیل کرنا چاہتا تھا۔ فروخت کے لین دین میں داخل ہونے کے لئے کسی بروکر کو ملازمت نہیں دی گئی تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ رانا ڈاٹا پر سادساہا کو جب پتہ چلا کہ فیکٹری فروخت کے لئے ہے تو درخواست گزار کے حق میں سیل ڈیڈ پر عمل درآمد کے بعد کمپنی سے رابطہ کیا اور انہیں بتایا گیا کہ یہ پہلے ہی اپیل کنندہ کو فروخت کیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد ساہا نے اپیل کنندہ سے رابطہ کیا اور جائیداد خریدنے پر رضامندی ظاہر کی۔ خریدی گئی جائیداد ایسی نہیں تھی کہ یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکے کہ اس کے سلسلے میں اپیل کنندہ کی طرف سے تجارت کی نوعیت کا کوئی منصوبہ ہونا چاہئے۔ جوٹ پر لیس خریدنے والا شخص اپنا کاروبار شروع کرنے کا ارادہ کر سکتا ہے چاہے وہ پہلے سے ہی اس کاروبار میں نہ ہو، یا وہ اسے سازگار شرائط پر چھوڑ سکتا ہے۔ اپیل کنندہ کے ذریعہ خریدی گئی جائیداد چھوڑنے کے قابل تھی اور درحقیقت اسے کمپنی نے اپیل کنندہ کے حق میں فروخت کی تاریخ سے پہلے چھوڑ دیا تھا۔ یہ سالانہ آمدنی حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا، اور اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ مادی وقت میں اسے مناسب طریقے سے باہر نہیں چھوڑا جاسکتا تھا۔

لہذا ہم ٹریبونل کی طرف سے پیش کردہ سوال کے سلسلے میں ہائی کورٹ کی طرف سے دیئے گئے جواب کو خارج کرتے ہیں اور منفی جواب ریکارڈ کرتے ہیں۔ اپیل کی اجازت ہے۔ کمشنر اس عدالت اور ہائی کورٹ میں اخراجات ادا کرے گا۔

اپیل کی اجازت ہے۔